سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ ۱

یہ سورہ مبارکہ بھی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی دُو رکوع اور چھیالیس آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۲۶ — عمّ ۳۰/۳

"THOSE WHO DRAG FORTH"

Revealed at Mecca

Arabic	Urdu	English
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۱	اُن (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں ۱	1. By those who drag forth to destruction,
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۲	اور اُن کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں ۲	2. By the meteors rushing,
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۳	اور اُن کی جو تیرتے پھرتے ہیں ۳	3. By the lone stars floating,[1]
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۴	پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں ۴	4. By the angels hastening,
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۵	پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں ۵	5. And those who govern the event,
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۶	(کہ وہ دن آ کر رہے گا) جس دن زمین کو بھونچال آئے گا ۶	6. On the day when the first trump resoundeth
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۷	پھر اُس کے پیچھے اور (بھونچال) آئے گا ۷	7. And the second followeth it,
قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۸	اُس دن (لوگوں کے) دل خائف ہو رہے ہوں گے ۸	8. On that day hearts beat painfully
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۹	(اور) آنکھیں جھکی ہوئی ۹	9. While eyes are downcast.
يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۱۰	(کافر) کہتے ہیں کیا ہم اُلٹے پاؤں پھر لوٹیں گے؟ ۱۰	10. (Now) they are saying: Shall we really be restored to our first state
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۱۱	بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) ۱۱	11. Even after we are crumbled bones?
قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۱۲	کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو (موجب) زیاں ہے ۱۲	12. They say: Then that would be a vain proceeding.
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۱۳	وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی ۱۳	13. Surely it will need but one shout,
فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۱۴	اُس وقت وہ (سب) میدان (حشر) میں آ جمع ہوں گے ۱۴	14. And lo! they will be awakened.
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۱۵	بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے ۱۵	15. Hath there come unto thee the history of Moses?
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۱۶	جب اُن کے پروردگار نے اُن کو پاک میدان (یعنی) طویٰ میں پکارا ۱۶	16. How his Lord called him in the holy vale of Tuwa,
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۱۷	(اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے ۱۷	17. (Saying:) Go thou unto Pharaoh—Lo! he hath rebelled—

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾	اور اُس سے، کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے ﴿١٨﴾	18. And say (unto him): Hast thow (will) to grow (in grace)?
وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾	اور میں تجھے تیرے پروردگار کا رستہ بتاؤں تاکہ تجھکو خوف (پیدا) ہو ﴿١٩﴾	19. Then I will guide thee to thy Lord and thou shalt fear (Him).
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾	غرض اُنہوں نے اسکو بڑی نشانی دکھائی ﴿٢٠﴾	20. And he showed him the tremendous token.
فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾	مگر اُس نے جھٹلایا اور نہ مانا ﴿٢١﴾	21. But he denied and disobeyed,
ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾	پھر لوٹ گیا اور تدبیریں کرنے لگا ﴿٢٢﴾	22. Then turned he away in haste,
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾	اور (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا ﴿٢٣﴾	23. Then gathered he and summoned
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾	کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں ﴿٢٤﴾	24. And proclaimed: "I (Pharaoh) am your Lord the Highest."
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾	تو خدا نے اسکو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا ﴿٢٥﴾	25. So Allah seized him (and made him) an example for the after (life) and for the former.
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ع	جو شخص (خدا سے) ڈر رکھتا ہے اسکے لئے اِس (قصے) میں عبرت ہے ﴿٢٦﴾	26. Lo! herein is indeed a lesson for him who feareth.

اسرار و معارف

قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافر کی روح کھینچ کر نکالتے ہیں کہ ملک الموت ایک ایک بال اور ناخن کی جڑوں تک سے کھینچ کر نکالتا ہے اس لیے کہ وقتِ موت برزخ سامنے آجاتا ہے اور عذابِ الٰہی دیکھ کر کافر کی روح چمٹی رہنا چاہتی ہے اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو آرام سے مومن کی رُوح نکال لیتے ہیں گویا وقتِ موت ہی کافر پہ سختی اور مومن کو راحت شروع ہو جاتی ہے اس سے ظاہری حالت مراد نہیں نہ ظاہر سے اندازہ ہو سکتا ہے الا ماشاء اللہ یعنی بہت کم لوگوں کے حال سے پتہ چلتا ہے اس سے مراد باطنی کیفیات ہیں جو دونوں پہ گزر رہی ہوتی ہیں۔ پھر ان روحوں کو لے کر آسمان کی طرف تیزی سے جاتے ہیں اور ان کے بارے جو حکم ہوتا ہے اس کی تکمیل کے لیے دوڑتے ہیں اور پھر ان سب اُمور کا انتظام کرتے ہیں۔

رُوح مندرجہ بالا آیات کی مختلف تعبیرات کی گئی ہیں مگر یہ سب سے زیادہ مناسب ہے نیز روح کی بحث بھی ہے کہ عناصر اربعہ کے ملنے سے نفس پیدا ہوتا ہے جسے حکماء روح کہتے ہیں مگر روح ایک لطیفۂ ربانی ہے جس کی تجلّی نفس کو منور کر دیتی ہے جیسے شیشہ اگر سُورج کے روبرو ہو تو خود سُورج بن

جاتا ہے اور بدن کی حیات نفس ہے خود نفس کی حیات روح ہے صاحب معارف القرآن بحوالہ تفسیر مظہری نقل فرماتے ہیں کہ اسی نفس کو بدن سے الگ کر دینا موت ہے اور روح علیین میں چلی جاتی ہے جبکہ قبر میں یہی نفس ہوتا ہے عذاب و ثواب اسی پر ہوتا ہے اور روح محسوس کرتی ہے۔

مگر فقیر کے نزدیک حق بات یہ ہے کہ روح سے نفس منور ضرور ہوتا ہے اس کے باوجود روح کا تعلق ہر ذرۂ بدن سے بھی ہوتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور موت پر جب اجزاء بدن بکھر جاتے ہیں تو یہ نفس بھی ختم ہو جاتا ہے اور روح کا تعلق ہر ذرۂ بدن سے موجود رہتا ہے ہاں اس کا وہ رُخ ختم کر دیا جاتا ہے جو دنیا کی زندگی کا سبب تھا اور وہ ہر ذرۂ بدن سے توڑا جاتا ہے کافر کا شدت سے مومن کا آرام سے قبر سے اصل روح کا تعلق رہتا ہے اور اپنے اُخروی مقام سے بھی واللہ اعلم۔ثواب و عذاب اسی کے واسطے سے ہوتا ہے اس کا قربِ باری سے محروم ہونا بدن پر عذاب لاتا ہے اور معرفتِ باری میں غرق ہونا راحت و ثواب کا باعث بنتا ہے جس کا اثر مادی ذرات کو وہ جس حال میں جہاں بھی ہوں ضرور پہنچتا ہے یعنی یہ اتنا بڑا نظام حیات پھر اس پابندی اور ضابطے کے مطابق موت یا قبضِ ارواح برزخ میں ان کا قیام اور حیثیت کا تعین اور اس کے مطابق وہاں برزخ میں ان کے لیے اہتمام یہ سب بھی اس بات پر گواہ ہے کہ قیامت ضرور قائم ہوگی کہ جس روز پہلا نفخہ ہوگا جس سے ہر شئے لرز اُٹھے گی اور جاندار مر جائیں گے سمندر بھاپ بن جائیں گے پہاڑ غبار اور چاند سورج بے نور ہو کر جھڑ جائیں گے آسمان پھٹ جائیں گے پھر دوسرا نفخہ ہوگا جس سے ہر کوئی زندہ ہو جائے گا اور حشر قائم ہوگا تو کتنے دل اس روز ڈوب ڈوب رہے ہوں گے اور آنکھیں ندامت سے زمین میں گڑی ہوں گی اور کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تو دوبارہ واپس آنا پڑ گیا کہ اب تو ہڈیاں بھی خاک ہو چکی تھیں پھر سب کچھ کیسے ہو گیا اور ہم کیا منہ لے کر حشر میں حاضر ہوں کہ یہ تو ہمارے لیے بہت مشکل گھڑی آ گئی مگر ان کے بس میں تو نہ ہوگا بلکہ ایک جھڑکی پہ ہر شئے میدانِ حشر میں موجود ہوگی انہیں اگر اس سب سے انکار ہی ہے تو موسیٰ علیہ السلام کے واقعات پہ غور کیجئے کہ جب انہیں وادیٔ طویٰ کی پاکیزہ فضا میں اللہ سے شرف ہمکلامی نصیب ہوا یہ واقع تب پیش آیا جب آپ حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لے کر واپس مصر جانے لگے اور اپنے بیوی بچے غلام کچھ بکریاں ہمراہ تھیں کہ راستے

میں رات ہوگئی ٹھنڈ بھی تھی آپ نے روشنی دیکھ کر سب کو ٹھایا کہ میں آگ لے کر آتا ہوں وہاں پہنچے تو دیکھا کہ تجلی باری ہے وہاں اللہ سے شرفِ ہمکلامی نصیب ہو کر حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جائیے کہ وہ حد سے بڑھ چکا ہے لہٰذا اسے دعوت دیجئے کہ کیا تو شرک و کفر اور بدی بُرائی کی تمام نجاستوں سے اپنا دامن پاک کرنے کا خواہشمند ہے تو آئیں تجھے وہ طریقہ عطا کروں کہ جو تجھے تیرے رب کی رضامندی کی طرف لے جائے اور تیرا تعلق اللہ سے اتنا مضبوط اور قریبی ہو جائے کہ بات بات پہ تجھے یاد آتا رہے کہ کہیں اسکی پسند کے خلاف نہ کر بیٹھوں۔

فیض اور برکاتِ شیخ

نبیؑ سے اُمتی کو یہی فیض نصیب ہوتا ہے عقیدے کی درستی کے ساتھ عبادت اور کارگاہِ حیات میں عمل جسے نظام کہا جاتا ہے کہ ہر کام میں ہر قدم پر حضورِ الٰہی کی کیفیت رہتی ہے اور یہی نعمت شیخ سے ملنی چاہیے ورنہ اُمورِ دنیا تو سب لوگوں کے اللہ کے نظام کے تابع پورے ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

پھر انہوں نے اس کے سامنے اپنی نبوت کی صداقت کی دلیل کے طور پر معجزات پیش فرمائے لیکن اس نے ان کی بات نہ مانی اور بات نہ مان کر انہیں جھوٹا کہا اور اُلٹے پاؤں پھرا اور مخالفت میں پوری طاقت لگا دی لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے اعلیٰ و ارفع رب ہوں یعنی اگر کوئی اور رب ہے بھی تو مجھ سے کم ہوگا اس پر اللہ کی گرفت آئی تو دنیا و آخرت میں عذاب میں گرفتار ہوا کہ حکومت و سرداری و ملک سب ضائع کر کے لشکر سمیت غرق ہو گیا اور ادھر پانی میں ڈوبے تو برزخ کی عذاب والی آگ میں جا پہنچے پھر حشر کو اصل عذاب جو شدید تر ہوگا جھیلیں گے لوگوں کو اگر دنیا کے مال و اسباب اور طاقت نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے تو اس واقع میں ان کے لیے عبرت کا سامان ہے ہاں یہ تب ہی مفید ہے کہ عظمتِ الٰہی ان کی فکر میں آ جائے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۲۷ تا ۴۶ عمّ ۳۰/۴

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾

بھلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اُسی نے اسکو بنایا ﴿۲۷﴾

27. Are ye the harder to create, or is the heaven that He built?

28. He raised the height thereof and ordered it;	اُس کی چھت کو اونچا کیا پھر اُسے برابر کر دیا (۲۸)	رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا (۲۸)
29. And He made dark the night thereof, and He brought forth the morn thereof.	اور اُسی نے رات تاریک بنائی اور (دن کو) دھوپ نکالی (۲۹)	وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحٰىهَا (۲۹)
30. And after that He spread the earth,	اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا (۳۰)	وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا (۳۰)
31. And produced therefrom the water thereof and the pasture thereof,	اُسی نے اِس میں سے اِس کا پانی نکالا اور چارا اُگایا (۳۱)	أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعٰىهَا (۳۱)
32. And He made fast the hills,	اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا (۳۲)	وَالْجِبَالَ أَرْسٰىهَا (۳۲)
33. A provision for you and for your cattle.	یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کیلئے (کیا) (۳۳)	مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (۳۳)
34. But when the great disaster cometh,—	تو جب بڑی آفت آئے گی (۳۴)	فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى (۳۴)
35. The day when man will call to mind his (whole) endeavour,	اُس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا (۳۵)	يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعٰى (۳۵)
36. And hell will stand forth visible to him who seeth,	اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائیگی (۳۶)	وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرٰى (۳۶)
37. Then, as for him who rebelled	تو جس نے سرکشی کی (۳۷)	فَأَمَّا مَن طَغٰى (۳۷)
38. And chose the life of the world,	اور دُنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا (۳۸)	وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۳۸)
39. Lo! hell will be his home.	اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے (۳۹)	فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوٰى (۳۹)
40. But as for him who feared to stand before his Lord and restrained his soul from lust,	اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا (۴۰)	وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى (۴۰)
41. Lo! the Garden will be his home.	اُس کا ٹھکانا بہشت ہے (۴۱)	فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى (۴۱)
42. They ask thee of the Hour: when will it come to port?	(اے پیغمبر لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اُس کا وقوع کب ہوگا؟ (۴۲)	يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰىهَا (۴۲)
43. Why (ask they)? What hast thou to tell thereof?	سو تم اُس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ (۴۳)	فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرٰىهَا (۴۳)
44. Unto thy Lord belongeth (knowledge of) the term thereof.	اُس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے (۴۴)	إِلٰى رَبِّكَ مُنتَهٰىهَا (۴۴)
45. Thou art but a warner unto him who feareth it.	جو شخص اُس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اُسی کو ڈر سنانے والے ہو (۴۵)	إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشٰىهَا (۴۵)
46. On the day when they behold it, it will be as if they had but tarried for an evening or the morn thereof.	جب وہ اُس کو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کرینگے) کہ گویا (دُنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہے تھے (۴۶)	كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰىهَا (۴۶)

اسرار و معارف

اگر انہیں دوبارہ زندہ ہونے کا اعتبار نہیں آتا اور اسے مشکل جانتے ہیں تو موجودہ حیات پہ غور کریں کہ بندہ کو دوبارہ بنانا مشکل ہے یا آسمانوں کی تخلیق جن کو ان کے بے شمار اُمور اور مخلوق کے ساتھ بنا دیا اور ایسا بنایا کہ کہیں کوئی خامی باقی نہ رہی بلکہ وہ شب و روز کی آمد و رفت اور سورج کے طلوع و غروب

کے باعث پورے نظام حیات کو چلانے کا سبب بن گیا اس کے بعد زمین کو بچھا دیا کہ اپنی کروی صورت کے باوجود ہر جگہ برابر بچھی ہوئی ہے اور اس میں زندگی کے اسباب نہریں، دریا اور سبزہ پیدا کر دیئے اور اس پر بڑے بڑے پہاڑ کھڑے کر دیئے جو بے شمار نعمتوں کا سبب ہیں اور جن سب امور کے نتیجے میں تم اور تمہارے جانور مستفید ہوتے ہیں یہ سب اس بات پہ دلالت کرتے ہیں کہ اللہ قادر ہے جب چاہے جو چاہے پیدا کرے، وہی انسان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور پھر جب ہنگامہ قیامت برپا ہوگا تو ہر کوئی نہ صرف مان لے گا بلکہ اپنا کیا بھی سامنے آجائے گا اور انسان ایک ایک عمل کو یاد کرے گا اس روز دوزخ بھی میدانِ حشر میں سامنے موجود ہوگی کہ اب دیکھ کر یقین کر لو لیکن جس نے بھی دنیا میں اطاعت الٰہی نہ کی اور دُنیا کی لذتوں کے حصول میں لگا رہا۔ اس کا گھر دوزخ ہے۔

نظامِ اسلام کی مخالفت

ہر نبی عقیدہ اور عمل لے کر مبعوث ہوا اور نظامِ حیات میں ہر انسان کا حق مقرر ہوا مگر دنیا کے متوالوں نے اس غرض سے مخالفت کی کہ اس طرح انہیں جو عیاشی دوسروں کے حقوق غصب کر کے حاصل ہے نہ رہے گی وہ بالآخر گمراہ ہو کر موت کا شکار ہوئے لہٰذا ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

اور دوسرے وہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نصیب ہوا اور اللہ کے روبرو پیش ہونے کے خوف سے اطاعت کا راستہ اختیار کیا اور نفس کو خواہشات و لذات دنیا سے روکا۔

نفس

خواہشات کو روکنے کے تین درجے مذکور ہیں، اوّل عقائد باطلہ سے بچ جانا، دوم اگر گناہ کا موقع آئے تو اللہ کے خوف سے باز رہنا اور تیسرے ان مشتبہ چیزوں سے بچنا جو کسی ناجائز کام کا سبب بننے کا خطرہ بن سکتی ہوں نیز نفس کو گناہ سے روکنا پھر آسان ہے مگر ایسے مکر جو عبادات تک میں شامل ہو جاتے ہیں ان سے روکنا بغیر شیخ کامل کے ممکن نہیں جیسے خود پسندی یا ریا اور نمود و نمائش، ان سے بچنے کے لیے شیخ کی توجہ کے ساتھ سخت مجاہدات ضروری ہیں کہ توجہ کا اثر بھی ہو اور نتیجہ خیز ہو۔

یہاں دوزخ اور عذاب سے بچنے کی دو شرطیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اول ایمان بالآخرۃ، قیامت پر کامل یقین اور دوسرے اللہ کی نافرمانی سے رُک جانا یہی وہ اوصاف ہیں کہ جن پر جنت کو انکا گھر بنا دیا جائیگا۔

یہ نادان اپنی اصلاح کرنے کی بجائے یہ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی بھلا اس سے بنی آدم کو واسطہ؟ ان کے لیے تو اتنا ضروری ہے کہ یقیناً واقع ہوگی لہٰذا آپ ﷺ کا کام یہی ہے کہ اس کا ہونا یقینی بتا دیں آگے تو رب کریم کا اپنا کام ہے لہٰذا آپ کا کام روزِ حشر کے نتائج اور ان کے اسباب بیان کرنا ہے اور جسے ایمان نصیب ہو اس کا کام عمل کرنا ہے ورنہ آج انہیں دُور لگتی ہے تو جب سامنے آجائے گی تو یہی سمجھیں گے کہ بہت جلدی آگئی دنیا میں تو کوئی پہر ہی ٹھہرنے کی فرصت ملی تھی۔